روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۷۷ | جمعرات ۔ ۱۱ ربیع الاوّل ۱۴۱۳ھ، ۱۰ تبوک ۱۳۷۱ہش، ۱۰ ستمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا کا بننا اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہر ایک گھنٹہ اور رات میں انسان ذکرِ الٰہی میں رہے۔ ذکرِ الٰہی سے مراد یہ نہیں کہ تسبیح پکڑ لے بلکہ ذکر سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک کام شروع کرتے وقت اس کو اس بات کا دھیان ہو کہ آیا یہ کام خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تو نہیں۔ جب اس طرح انسان کامل بن جاتا ہے تو خدا اس کا بن جاتا ہے اور حسب (وہ صاحب ایمان کا دوست ہے) اس کو ہر موقعہ پر غموم و ہموم سے بچاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص۴۶۱)

"اعمالِ صالحہ اور عبادت میں ذوق شوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان گھبرائے نہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے۔ اور ان دعاؤں میں تھک نہ جاوے۔ جب انسان اس طرح پر مستقل مزاج ہو کر لگا رہتا ہے تو آخر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بات پیدا کر دیتا ہے جس کیلئے اس کے دل میں تڑپ اور بے قراری ہوتی ہے۔ یعنی عبادت کیلئے ایک ذوق و شوق اور حلاوت پیدا ہونے لگتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مجاہدہ اور سعی نہ کرے۔ اور وہ یہ سمجھے کہ پھونک مار کر کوئی ہُو کر دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ اور سنّت نہیں۔ اس طریق پر جو شخص اللہ تعالیٰ کو آزماتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے ہنسی کرتا ہے اور مارا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص۴۷۸)

خدا تعالیٰ تمہارے افعال کو دیکھ رہا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل)

"اللہ تعالیٰ (۔) اپنے احسانات یاد دلاتا ہے کیونکہ انسان کی فطرت ہے کہ اپنے احسان کرنے والے کا شکر گزار ہوتا ہے اور اس کی فرمانبرداری کرتا ہے اور اس کو خوش رکھنا اپنا فرض جانتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ انسان کو کہتا ہے کہ تم خدا کے ناشکرے کس طرح بنتے ہو۔ اپنا حال تو دیکھو تم مُردہ تھے۔ بے جان ذرات تھے۔ تمہارا نام و نشان نہ تھا۔ خدا نے تمہیں زندہ جاندار بنایا۔ پھر تم مر جاؤ گے۔ پھر زندہ کئے جاؤ گے اور خدا کی طرف پھیرے جاؤ گے۔ پھر احسانِ الٰہی کو یاد کرو کہ اس نے زمین کی تمام اشیاء فائدہ کے واسطے بنائیں۔ پھر تم زمین سے لے کر آسمان تک بلکہ عرش تک نگاہ ڈالو۔ پھر امر میں خدا تعالیٰ کے تمام کاموں کو حکمت سے پُر پاؤ گے۔ کوئی بات ایسی نہیں ہے جس میں کوئی کمزوری یا خرابی نگاہ میں آسکے۔ اور خدا سب باتوں کا علیم ہے۔ وہ تمہارے افعال کو دیکھ رہا ہے۔ اور ان سے باخبر ہے۔

اس خطبہ میں بالخصوص طلباء مدرسہ کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے تم کو تعلیم حاصل کرنے میں اور تقویٰ کی راہوں پر اپنے آپ کو مستقل کرنے کے لئے عمدہ موقع عطا کیا ہے۔ آگے چل کر کالجوں میں تمہارے واسطے بہت مشکلات ہوں گی کیونکہ وہاں ایسی نیک صحبت اور دیندار استادوں کا ملنا ہو گا جس نے ایسے وقت میں اصلاح نہ کر لی وہ آگے کیا کرے گا۔

اُستادوں کو بھی چاہیئے کہ ان بچوں کے واسطے دردمند دل کے ساتھ دُعائیں مانگیں کہ خدا تعالیٰ ان کی اصلاح کرے۔ اگر ایک آدمی بھی تمہارے ذریعہ سے ہدایت پا جائے تو تمہارے واسطے ایک بڑی نعمت ہے۔"

(از خطبہ یکم ستمبر ۱۹۰۸ء)

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو گولڈ میڈل دیا گیا

نیویارک۔ نوبل انعام یافتہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو ان کی غیر معمولی خدمات کے صلے میں امریکہ کی ایک پاکستانی ایسوسی ایشن "پاکستان لیگ آف امریکہ" نے اپنی ۲۰ ویں سالگرہ کے عشائیہ کے موقع پر گولڈ میڈل دیا۔ پروفیسر عبدالسلام کو سائنس کے شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے پر یہ ایوارڈ دیا گیا۔

معروف سماجی کارکن عبدالستار ایدھی کو بھی انسانی خدمات پر گولڈ میڈل دیا گیا۔ پاکستانیوں کی یہ تنظیم غیر سیاسی نوعیت کی ہے۔

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اٹلی میں نظریاتی فزکس کے بین الاقوامی ادارے کے سربراہ ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو مظہر ایپلائیڈ سائنس میڈل دیا گیا ہے۔ جو کہ لیگ کے بانی پروفیسر مظہر علی کے نام سے منسوب ہے۔ پولی ٹیکنیک یونیورسٹی کے صدر ڈاکٹر جارج بگلیاریو نے ڈاکٹر عبدالسلام کو گولڈ میڈل دیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس موقعہ پر لیگ کا شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو یہ میڈل آٹھویں اور چودھویں صدی کے دوران مسلمان سائنسدانوں کی تحقیقات پر سے پردہ اٹھانے اور اس حقیقت کو اُجاگر کرنے پر دیا گیا ہے کہ آج کی ترقی یافتہ دنیا ان مسلمان سائنسدانوں کی مرہون منت ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی طرف سے پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے لئے ایک ریسرچ اکادمی قائم کرنے پر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف تقریب میں وہیل چیئر پر بیٹھ کر آئے وہ گذشتہ ایک سال سے بیمار ہیں۔

ہمارے پیارے امام نے فرمایا:

"بفضلِ خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہِ خدا میں قربانی پیش کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔۔۔۔۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰۔ تبوک ۱۳۷۱ ہش ۱۰۔ ستمبر ۱۹۹۲ء

انسانوں پر شفقت اور رضائے الٰہی

کسی پر شفقت یقیناً اس کا دل جیت لینے والی بات ہے۔ انسان تو انسان حیوان سے بھی پیار کیا جائے تو جواب پیار میں ملتا ہے۔ اور انسان تو پھر انسان ہے کسی سے محبت پا کر اس کے دل میں محبت کے سوتے پھوٹنے لگتے ہیں۔ پیار کی ایک نظر۔ محبت کا ایک فقرہ برسوں کے جھگڑے ختم کرا دیتا ہے۔ دلوں کو قریب لے آتا ہے اور دو انسانوں کے تعلقات بہتر بنا دیتا ہے۔ اور بسا اوقات یہ تعلقات صرف دو افراد کے نہیں ہوتے دو گھرانوں کے بھی ہو سکتے ہیں اور دو گروہوں کے بھی۔ الغرض کسی پر شفقت اور کسی سے محبت قرب کا باعث ہے اور قرب اُنس کا۔

اور اگر کسی پر شفقت کرنے سے اس کا دل بھی جیت لیا جائے اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کر لی جائے تو سونے پر سہاگہ والی بات ہوئی۔ جو شخص بھی یہ فلسفہ سمجھ لے گا وہ یقیناً ہر قدم پر کوشش کرے گا کہ اپنے بھائیوں پر اپنے دوستوں پر بلکہ اپنے دشمنوں پر بھی شفقت کا اظہار کرے۔ ان کی خاطر بھی اور خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر بھی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ شفقت اور محبت پر لگتا بھی کیا ہے۔ پیار کی نظر اور میٹھی بات یہ بالکل بے دام دی جاسکتی ہیں۔ البتہ اس میں ارادے اور عزم کی ضرورت ہے۔ اور دل کے جذبات اور احساسات کو راہِ راست پر لانے کی بات ہے۔ عام طور پر ہم لوگ کہہ دیتے ہیں کچھ بھی ہو جائے میں تو اس سے بات بھی نہیں کروں گا میں تو اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ یہ تعلقات منقطع کرنے والی بات ہے۔ فیصلہ یہ کرنا ہے کہ زندگی کو خوشگوار بنانا ہے یا تلخ۔ معاشرہ میں ہم آہنگی پیدا کرنی ہے یا اسے لخت لخت کرنا ہے۔ یہ فیصلہ ہماری باتوں اور ہمارے کردار اور ہمارے دوسروں سے سلوک کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ جب ہم کسی سے ناراض ہوتے ہیں تو اوپر سے خوش ہوتے ہیں اور دل ہی دل میں کڑھتے ہیں۔ بُری باتیں منہ پر لاتے ہیں بُرا بُرا سوچتے ہیں اور یہ سب کچھ ہمارے دل پہ اثر انداز ہوتا ہے۔ اور ان سے خدا بھی خوش نہیں ہوتا۔

پس اگر سب لوگ یہ سمجھ لیں کہ شفقت کا سلوک ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ اس سے بندے بھی خوش ہوتے ہیں اور ہمارا خدا بھی خوش ہوتا ہے۔ تو ہر طرف شفقت ہی شفقت ہو۔

رفتار کی کیا بات ہے کم ہو کہ زیادہ
سَو سال میں ہر لمحہ قدم آگے بڑھا ہے
اقوال ہیں کردار ہیں کُندن کی طرح ہیں
جو رنگ چڑھایا ہے بہت خُوب چڑھا ہے

ابوالاقبال

فرقت کے پڑے ہم پہ جو اثرات نہ پوچھو
جو کہنے سے قاصر ہوں میں وہ بات نہ پوچھو

لمحوں کا حساب اچھا ہے گر ہم سے نہ مانگو
کیسے ہیں کٹے ہجر کے لمحات نہ پوچھو

دل ماہئ بے آب سا تڑپے ہے شب و روز
دن کیسے کٹا، کیسے کٹی رات نہ پوچھو

ہجراں کے شب و روز ہیں صدیوں کو سمیٹے
اور اس پہ سوا پہنچے جو صدمات نہ پوچھو

ملنے کا مزا تب ہے مری جان یہ کہہ دو
جب چاہو ملو وقتِ ملاقات نہ پوچھو

کچھ رکھ لو بھرم میرا ندامت سے بچا لو
یوں بزم میں مجھ سے مری اوقات نہ پوچھو

سننا ہے تو مجھ سے ہی سنو میری کہانی
غیروں سے مرے دل کی حکایات نہ پوچھو

وہ تو مجھے بدنام کریں گے ہی بہر طور
تم میرے رقیبوں کے خیالات نہ پوچھو

کیفیتیں لفظوں میں ادا ہو نہیں سکتیں
کیا وقتِ ملاقات تھے جذبات نہ پوچھو

یہ کب ہُوا، کیسے ہُوا، کیونکر ہُوا لوگو
اس مرضِ محبت کی شروعات نہ پوچھو

میں کون ہوں، میں کیا ہوں تم ان باتوں کو چھوڑو
عاشق ہوں میں بس اور سوالات نہ پوچھو

اِک پھول کے اِک شمع کے ہیں دونوں فدائی
پروانے کی، بلبل کی ہے کیا ذات نہ پوچھو

یہ سلسلۂ عملِ مکافات ہے جاری
جلدی نہ کرو روزِ مکافات نہ پوچھو

ہر بات تو کہنے کی نہیں ہوتی ہے یارو
وابستہ مری ذات سے ہر بات نہ پوچھو

چھوٹی سی یہ اک چیز جو سینے میں دھری ہے
آفت ہے یہ کیا ننھی سی سوغات نہ پوچھو

اے چارہ گرو چھوڑو جو ادراک نہ ہووے
نہ تنگ کرو مجھ سے علامات نہ پوچھو

اِک جرمِ محبت کے عوض اہلِ جنوں نے
آباد کئے کتنے حوالات نہ پوچھو

مر جائیں گے تو ہین محبت نہ کریں گے
کیا اہلِ وفا کی ہیں رسومات نہ پوچھو

ہم دردِ نصیبوں نے رہِ عشق و وفا میں
جھیلی ہے جو سنگینئ حالات نہ پوچھو

اسلاف جو ورثے میں ہمیں سونپ گئے ہیں
ہیں کیسی پیاری وہ روایات نہ پوچھو

آنگن میں مرے ذہن کے جو آکے ہے اُتری
یادوں کی حسیں کتنی ہے بارات نہ پوچھو

وہ چاہے تو بے ساغر و مینا ہی پلا دے
یارو مرے ساقی کی کرامات نہ پوچھو

مجھ سے فرو مانده پہ نظر لطف و کرم کی
اس یارِ یگانہ کی عنایات نہ پوچھو

اس در سے کوئی لوٹ کے خالی نہیں آتا
کیسا ہے سخی قاضئ حاجات نہ پوچھو

ہر بات مری تم نے ہی لکھی تھی فرشتو
اب چھوڑ بھی دو اور حسابات نہ پوچھو

آنکھوں کے تو ساون کو سبھی دیکھ رہے ہیں
سینے میں ہے جو تندئ برسات نہ پوچھو

ہم سوئے حرم چل تو پڑے نیک بہر گام
رستے میں ملے کتنے خرابات نہ پوچھو

صاحبزادی امۃ القدوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

تقدیر کی بات

تقدیر کے ساتھ مخفی اسباب

دوسری صورت تقدیر کے ظاہر ہونے کی یہ ہے کہ اس کے لئے اسباب پیدا تو کئے جاتے ہیں لیکن وہ بہت مخفی ہوتے ہیں اور جب تک اللہ تعالیٰ نہ بتلائے یا بہت غور نہ کیا جاوے ان کا پتہ نہیں لگتا۔ اور اس لئے خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بلا اسباب کے ظاہر ہوتی ہے مگر درحقیقت اس کا ظہور اسباب کی مدد سے ہی ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کسی کا دشمن ہو اور اس کو ہر طرح نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا رہتا ہو۔ کسی وقت اسے اتفاقاً ایسا موقعہ مل جائے کہ وہ چاہے تو اسے ہلاک کر دے لیکن باوجود دیرینہ خواہش کے وہ اس وقت اپنے دشمن کو چھوڑ دے۔ اب بظاہر تو یہ سلوک اس شخص کا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی سبب ظاہر نہیں لیکن ممکن ہے کہ سبب موجود ہو مثلاً یہ کہ ڈر غالب آگیا ہو کہ کوئی مجھے دیکھتا نہ ہو یا یہ کہ اس کے رشتہ داروں کو شک گذر گیا تو وہ مجھ سے بدلہ لیں گے یا اور کوئی ایسا ہی سبب ہو جو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر پیدا کر دیا ہو۔ چنانچہ (کلام الٰہی) میں اس کی ایک مثال موجود ہے۔ حضرت شعیب (علیہ السلام) کو ان کے مخالفین کہتے ہیں اگر تیری جماعت نہ ہوتی تو ہم تجھے ضرور رجم کر دیتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود خواہش کے حضرت شعیبؑ کو رجم نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ ڈرتے تھے کہ آپ کے رشتہ دار ناراض ہو کر بدلہ لیں گے۔ لیکن جب تک انہوں نے خود اس بات کو ظاہر نہیں کیا لوگوں کو تعجب ہی ہوتا ہوگا کہ کیوں یہ لوگ جوش دکھا کر رہ جاتے ہیں۔ ان کے ظاہر کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ تقدیر بھی ایک خاص سبب کے ذریعہ ظاہر ہو رہی تھی۔ اس جگہ یہ شبہ نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ تقدیر خاص کیونکر ہو گئی۔ جس کے رشتہ دار زیادہ ہوتے ہیں لوگ اس سے ڈرتے ہی ہیں کیونکہ یہ جو کچھ ہوا عام قانونِ قدرت کے ماتحت نہیں ہوا۔ بلکہ تقدیر خاص کے ماتحت ہی ہوا۔ کیونکہ حضرت شعیبؑ کا دعویٰ تھا کہ وہ نبی ہیں اور اس دعویٰ کے ساتھ ہی انہوں نے دنیا کو بیانگِ دہل کہہ دیا تھا کہ وہ کامیاب ہوں گے اور ان کا دشمن ان پر قدرت نہیں پا سکے گا۔ پس ان کے دشمن کا ان پر قدرت نہ پانا عام قانونِ قدرت کا نتیجہ نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ یہ خاص تقدیر تھی اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ دشمن کے ہاتھ کو روک رہا تھا۔ خصوصاً جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت شعیب کے رشتہ دار خود دشمنوں کے ساتھ ہی تھے اور ان کے مرید نہ تھے اور یہ بھی کہ بہت دفعہ بڑے بڑے بادشاہوں کو لوگ قتل کر دیتے ہیں اور کسی سے نہیں ڈرتے تو اور بھی روشن ہو جاتا ہے کہ یہ تقدیر خاص ہی تھی۔

اس قسم کی تقدیر کی مثال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جنگِ احزاب میں ملتی ہے۔ جنگِ احزاب کے وقت آپ کے دشمنوں نے بڑے زور شور سے حملہ کی تیاری کی تھی۔ مگر باوجود ان کی تمام کوششوں کے ان سے کچھ نہ بنا۔ وہ اس موقع پر دس ہزار کا لشکر لائے تھے۔ اور ایسی خطرناک صورت ہو گئی تھی۔ کہ مسلمانوں کے لئے باہر نکل کر پاخانہ پھرنے کی بھی جگہ نہ رہی تھی۔ چنانچہ (کلام الٰہی) میں اللہ تعالیٰ اس وقت کی کیفیت کو ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے۔ اے صاحب ایمان لوگو! اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو جبکہ بہت سے لشکر تم پر حملہ آور ہوئے۔ پس ہم نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر بھیجے جن کو تم نہیں دیکھتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھتا تھا۔ ہاں یاد کرو جبکہ دشمن تمہارے اوپر کی طرف سے بھی اور نیچے کی طرف سے بھی آ گیا اور جبکہ تمہاری نظریں کج ہو گئیں۔ اور دل خوف کے مارے منہ کو آتے تھے۔ اور تم اللہ تعالیٰ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ اس موقعہ پر صاحب ایمان کی سخت آزمائش ہوئی۔ اور وہ خوب ہلائے گئے۔ اور یاد کرو جبکہ منافق اور روحانی بیمار بھی باوجود اپنی بزدلی کے کہہ اٹھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے صرف جھوٹا وعدہ کیا تھا۔

اس سے ثابت ہے کہ غزوہ احزاب کے وقت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ایسے سامانوں سے مدد کی تھی جن کو وہ نہیں دیکھتے تھے اور ایسی حالت میں مدد کی تھی جبکہ منافق جو طبعاً ڈرپوک ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی جاتی طاقت کو دیکھ کر دلیر ہو گیا تھا اور کہنے لگ گیا تھا کہ مسلمانوں کے خدا اور ان کے رسولؐ ہم سے جھوٹ بولتے رہے تھے۔

غزوہ احزاب میں ایسے مخفی ذرائع سے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کی تھی کہ خود مسلمان حیران رہ گئے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ عین ان دنوں میں جبکہ دشمن اپنے زور پر تھا اور مسلمانوں کا احاطہ کئے پڑا تھا۔ ایک روز رات کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی کہ کوئی ہے۔ ایک صحابی نے کہا میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تم نہیں۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد آواز دی۔ پھر وہی صحابی بولے کہ حضور میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا تم نہیں۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد آواز دی۔ پھر وہی صحابی بولے کہ حضور میں حاضر ہوں۔ آپ نے پھر فرمایا۔ تم نہیں کوئی اور۔ پھر آپؐ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ کوئی ہے۔ اسی صحابی نے جواب دیا آپؐ نے فرمایا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ دشمن بھگا دیا گیا۔ تم جا کر دیکھو اس کی کیا حالت ہے۔ وہ جب گیا تو دیکھا کہ صاف میدان پڑا ہے اور دشمن بھاگ گیا ہے۔ بعض صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم اس وقت جاگ رہے تھے مگر شدت سردی سے بولنے کی طاقت نہ پاتے تھے

اب بظاہر دشمن کے بھاگنے کے کوئی اسباب نظر نہیں آتے اور اس وقت صحابہؓ بھی حیران تھے۔ مگر جیسا کہ بعد میں بعض لوگوں کے اسلام لانے سے ثابت ہوا اس کے بھی اسباب تھے۔ مگر بہت مخفی اور وہ یہ کہ دشمن اچھے بھلے رات کو سوتے تھے کہ ایک قبیلہ کے سردار کی آگ بجھ گئی عرب میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ جس کی آگ بجھ جائے اس پر مصیبت آتی ہے۔ اس سردار کے قبیلہ نے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے آخر یہ صلاح ہوئی کہ ہم اپنا خیمہ اکھاڑ کر کچھ دُور پیچھے جا لگائیں اور کل پھر لشکر سے آ ملیں گے۔ یہ صلاح کر کے جب وہ پیچھے جانے لگے تو ان کو دیکھ کر دوسرے قبیلہ نے اور ان کو دیکھ کر تیسرے نے حتیٰ کہ اسی طرح سب نے واپس جانا شروع کر دیا۔ اور ہر ایک نے یہ سمجھا کہ دشمن نے شب خون مارا ہے۔ یہ سمجھ کر ہر ایک نے بھاگنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ ابو سفیان جو لشکر کا سردار تھا۔ وہ سراسیمگی کی حالت میں بندھی ہوئی اونٹنی پر سوار ہو کر اسے مارنے لگ گیا کہ چلے۔ جب سب بھاگ گئے اور آگے جا کر ایک دوسرے سے پوچھا تو انہیں معلوم ہوا کہ یونہی بھاگ آئے ہیں۔

غرض احزاب کے بھاگنے کے اسباب تو موجود تھے مگر نظر آنے والے نہیں تھے بلکہ مخفی تھے (کلام الٰہی) میں یہی تشریح آئی ہے کہ ایسے لشکر جو نظر نہیں آتے تھے اور مخفی تھے۔

ادھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کو بلانے کی کیا وجہ تھی؟ یہ کہ آپ مسلمانوں کو بتائیں کہ خدا ہی ہے جو تمہیں کامیابی دیتا ہے ورنہ تمہاری تو یہ حالت ہے کہ سردی کے مارے زبانیں خشک ہو گئی ہیں اور تم آواز کا جواب نہیں دے سکتے ادھر خدا کی یہ قدرت نمائی ہے کہ اس نے تمہارے اتنے بڑے دشمن کو بھگا دیا ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

تلقینِ عمل

۱۹ مئی ۱۹۴۶ء کو فرمایا:۔

آج میں خدام الاحمدیہ کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دنیا میں صرف کام کو ہی نہیں دیکھا جاتا بلکہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ کام کس طرح سے سرانجام دیا گیا ہے۔ اگر کوئی کام بھونڈے طریق سے کیا جائے تو خواہ وہ اچھا ہی ہو اس کا دوسروں پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور اگر برا کام بھی عمدہ طریق سے کیا جائے تو گو وہ کام کرنیوالے کے لئے تو ناجائز ہی ہو گا لیکن دوسروں پر اس کا اچھا اثر پڑے گا۔ اور وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ مثلاً اگر کوئی شخص ریاکاری کے ساتھ کسی ایسے شخص کے ساتھ جس سے وہ دل میں عداوت رکھتا ہے۔ حسن سلوک کرے تو دیکھنے والے تو یہی سمجھیں گے کہ اس کا طریق عمل قابل رشک ہے اور ہمیں بھی ایسا ہی طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ پس خدام الاحمدیہ کو ہمیشہ غور کرتے رہنا چاہیئے کہ لوگ ہمارے کام کی وجہ سے ہم سے محبت کرتے ہیں یا ہمارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اور اگر دوسروں پر ان کے کام کا اچھا اثر نہ ہو تو انہیں غور کرنا چاہیئے کہ ہمارے کام میں کچھ بھونڈا پن تو نہیں جس کی وجہ سے لوگ ہمارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور پھر جو نقائص اور عیوب انہیں اپنے اندر نظر آئیں ان کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسی طرح میں انصار کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ بچوں کی تربیت نہایت ضروری چیز ہے اور ان کی نگرانی نہ کرنا ایک خطرناک غلطی ہے۔ آخر خدام کوئی غیر تو نہیں ہیں انصار کی اپنی ہی اولادیں ہیں۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ ان کو بچوں کی طرح سمجھائیں الٹا اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ گویا انہیں اپنا بیٹا یا اپنا بھائی بھول جاتا ہے اور یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ خدام میں یہ نقص ہے اور خدام میں وہ نقص ہے وہ یہ نہیں سمجھتے کہ خدام ہمارے ہی بیٹے ہیں خدام کوئی آسمان سے تو گرے نہیں وہ ان کی اپنی ہی اولادیں ہیں۔ وہ احمدی

باقی صفحہ ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق لندن سے لکھتے ہیں:

کیف الحال۔ ابتداء میں عربی کا فقرہ درج کرنے سے اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائیں کہ میں بالآخر عربی دان ہو گیا ہوں۔ عربی زبان سے نابلدی کی جو کیفیت تھی سو اب بھی ہے۔ اگرچہ کوشش کرتا رہتا ہوں کہ کچھ ترقی ہو لیکن ذیابیطس کے موذی مرض نے حافظہ پر بھی حملہ کیا ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات اپنے گھر کا پتہ لکھنے لگتا ہوں تو بھول جاتا ہے۔ حال ہی میں ایک اخبار میں اشتہار دیکھا ہے کہ ان کے پاس ایک کتاب ہے جس میں حافظہ کو ترقی دینے کے تیر بہدف نسخے ہیں۔ اسے منگوا رہا ہوں شاید کچھ فائدہ ہو جائے۔ ساتھ یہ خوف بھی دامن گیر ہے کہ کتاب میں حافظہ کو بڑھانے کے نسخے کے بہانے پیسے بٹورنے کا چکر نہ ہو۔ ایک واقعہ یاد آگیا۔ دروغ برگردن راوی۔ جس سے میں نے سُنا ہے۔ کہتے ہیں ایک اخبار میں ایک شخص کی طرف سے اشتہار شائع ہوا کہ اس کے پاس مچھروں سے نجات کا ایک آزمودہ اور تیر بہدف نسخہ موجود ہے اور اس نسخہ کے استعمال سے مچھر قریب بھی نہیں پھٹک سکے گا۔ بس صرف ایک پونڈ بھجوا دیں۔ نسخہ بھجوا دیا جائے گا۔ بس پھر کیا تھا ہزاروں لوگوں نے ایک ایک پونڈ بھجوا کر نسخہ کے حصول کی درخواست کی۔ کچھ عرصہ بعد اخبار میں یہ اعلان شائع ہوا کہ ہمیں بہت سارے لوگوں نے مچھروں سے نجات حاصل کرنے کے نسخہ کے لئے لکھا ہے۔ تو سب ایسے حضرات نسخہ نوٹ کر لیں۔ جونہی آپ مچھروں کی آواز سنیں۔ فوراً پنکھا ہاتھ میں لے کر ہوا کے ذریعہ مچھروں کو اڑا دیا کریں۔ اس طرح مچھر آپ کو تنگ نہیں کریں گے۔

۲ اگست کو بزم شعر و ادب کی سالانہ تقریب مجلس مشاعرہ منعقد ہوئی۔ اس سال کے مہمانان خصوصی جناب قمر اجنالوی اور جناب ائیر مارشل ظفر چوہدری تھے۔ صدارت کے فرائض آفتاب احمد خان صاحب امیر یو۔کے نے سرانجام دیئے۔ انتظامات کی تکمیل منصور احمد چوہدری سیکرٹری اور ناظم خان غوری نائب صدر کے ذریعہ ہوئی۔ یہ بزم میں نے ۱۹۶۶ء سے از سر نو قائم کی ہے یوں تو بزم شعر و ادب کی بنیاد میں نے ۱۹۷۰ء میں رکھی تھی اور اس کے زیر اہتمام پائے کے مشاعرے منعقد کروائے تھے۔ یہ وہ دور تھا جب انگلستان میں مشاعروں کا انعقاد خال خال ہی ہوتا تھا۔

اس سال کے بزم مشاعرہ میں جو شعرائے کرام شامل ہوئے۔ ان کی تعداد ۱۹ تھی۔ جن میں ۱۳ غیر از جماعت تھے اور انگلستان کے پایہ کے شعراء میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ قمر اجنالوی صاحب نے خوب رنگ جمایا اور حاضرین سے داد پائی۔ ان کی دو نظمیں جو وطن یعنی پاکستان کی محبت اور پاکستان کی عقیدت میں تھیں بہت پسند کی گئیں۔ اور بار بار پڑھوائی گئیں۔ جناب بخش لائل پوری۔ جناب رحمت قرنی۔ جناب بلبل کاشمیری۔ جناب سلطان الحسن فاروقی وغیرہ کا کلام بھی بہت پسند کیا گیا۔ جناب ظفر چوہدری صاحب نے ایک خاتون شاعرہ کا خوبصورت کلام پیش کیا۔ جو لف ہذا ہے۔ امید ہے آپ بھی اس سے محظوظ ہوں گے اور اگر مناسب سمجھیں تو اسے بھی شائع کر دیں۔

جلسہ سالانہ بخیر و خوبی گذر گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آخری روز کی تقریر جو پاکستان کے موجودہ حالات پر تھی اور جسے آپ نے اسی دن براہ راست سن لیا ہوگا۔ اپنے پیارے وطن پاکستان کی بقا اور سربلندی کے لئے ان کے دل سے نکلی ہوئی دردناک آواز تھی۔ کاش اہل ملک یہ بات جان لیں کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے دل میں اپنے وطن پاکستان کی کس قدر سچی محبت موجود ہے اور وہ وطن کے مخدوش حالات سے کس قدر مضطرب رہتے ہیں۔ اور کیوں ایسا نہ ہو۔ جبکہ پاکستان کی تعمیر و ترقی میں جماعت احمدیہ کا خاص کردار ہے ۱۹۳۵ء میں قائداعظم کو انگلستان سے واپس ہندوستان بھجوانے میں جو کردار جماعت احمدیہ نے ادا کیا وہ کئی مرتبہ بیان ہو چکا ہے۔ اور خود قائداعظم اس کا اقرار کر چکے ہیں کہ ان کی واپسی ہندوستان میں اور مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کے سلسلہ میں ان کو مدد دینے میں حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا بہت ہاتھ تھا۔ اس کا اعتراف مشہور مصنفین نے بھی کیا۔ مثلاً رئیس احمد صاحب جعفری وغیرہ نے

پھر پاکستان بنا تو احمدی اس کی حفاظت کے لئے تن من دھن کی بازی لگانے میں سب سے پیش پیش رہے۔ احمدی جرنیلوں چوہدری نذیر احمد۔ افتخار جنجوعہ۔ راحت ملک۔ ظفر چوہدری وغیرہ نے ملک کی جغرافیائی حفاظت میں جو کام کیا ہے۔ اسے تاریخ کبھی نہیں بھلا سکے گی۔ خود آپ نے افریقہ میں پاکستان کو متعارف کرانے اور پاکستان کے نظریاتی دفاع میں جو کام کیا اور دیگر مربیوں نے دنیا بھر میں پاکستان کو متعارف کرانے میں جو کردار پیش کیا۔ وہ بھی اب تاریخ کا حصہ ہے اور آئندہ کا مؤرخ اسے پس پشت نہ ڈال سکے گا۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پاکستان کی جو خدمت کی اور جس طرح اسے بین الاقوامی حلقوں میں متعارف کرایا۔ اور کشمیر کی جنگ جنرل اسمبلی میں لڑی وہ کسی مزید تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ جس ملک کیلئے احمدیوں نے دامے۔ درمے اور سخنے۔ ہر ممکن کوششیں کیں اور اس کی محبت میں سرشار ہو کر اس کے بقاء اور سربلندی کے لئے دعائیں کیں اور کر رہے ہیں۔ یہ دعائیں جلد رنگ لائیں گی۔ اور دشمنانِ پاکستان کے عزائم کو خاک میں ملا دیں گی۔ بات لمبی ہو گئی ہے۔ اس لئے اس کو یہیں چھوڑتا ہوں دعا کی درخواست ہے۔

مکرم آفتاب احمد صاحب نہال ضلع گجرات سے لکھتے ہیں:

خدا آپ کو خوش رکھے۔ ۲۲ اگست الفضل کے دفتر میں آپ سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا تھا۔ آپ نے جس اپنائیت اور محبت سے ملاقات کا شرف بخشا اس کی وجہ سے میرے لئے یہ ملاقات یادگار بن گئی ہے۔ سلسلہ کے ایک جیّد عالم فاضل سے ملاقات میرے لئے قابل فخر تو یقیناً ہے ہی۔ لیکن ایک بین الاقوامی اخبار کے مدیر (محترم) کے ساتھ گذارے ہوئے چند لمحے بھی ناقابل فراموش ہیں۔ کیونکہ آپ سے ملنے سے پہلے کسی مدیر کے متعلق میرا تصور یہ تھا "کہ کاغذوں میں الجھا ہوا کوئی شخص جس کا موڈ ہر وقت آف ہوگا۔ اور وہ عام لوگوں سے مسکرا کر بات کرنا بھی وقت اور توانائی کا ضیاع سمجھتا ہوگا"۔ لیکن آپ نے جس طرح خاکسار کی پذیرائی کی۔ اور ادبی گُر بتائے اور دیگر قیمتی نصائح کیں۔ اور آپ کی خوشگوار طبیعت کو دیکھ کر مدیر کے متعلق میری رائے بدل گئی ہے۔ (خدا آپ کو لمبی عمر دے) اس کے علاوہ میں آپ کے سٹاف کے لوگ (یقیناً دوست) اُن کا بھی مشکور ہوں شوق صاحب مرزا اقبال صاحب عبدالمالک صاحب (لاہور) اور دیگر افراد بہت ملنسار اور ذرہ نواز لوگ ہیں انہیں میری طرف سے محبت بھرا سلام پہنچا دیجیئے گا ممنون ہوں گا۔ اس خط میں آپ کے ارشاد کے مطابق اپنی تصویر بھیج رہا ہوں۔

انگریزی ضرب الامثال

"ماہنامہ نگار پاکستان میں جسکے مدیر شہیر محترم ڈاکٹر فرمان فتحپوری صاحب ہیں کے اکتوبر ۱۹۹۱ء کے شمارہ میں مختلف ممالک کی ضرب الامثال شائع کی گئی ہیں۔ ہم ذیل میں انگریزی ضرب الامثال درج کرتے ہیں۔ امید ہے ہمارے قارئین اس سے محظوظ ہوں گے"

(ادارہ)

- جس وقت لوہا گرم ہو اُسی وقت کوٹنا چاہیئے۔
- بہت بڑے بول بولنے والے بہت کم کام کرنیوالے ہوتے ہیں۔
- بلند ترین درخت کو سخت ترین صدمہ گرنے سے پہنچتا ہے۔
- سست آدمی گداگر کا بھائی ہے۔
- جس قدر کم عقل کسی میں ہو اسی قدر کم اس کو عقل کی طلب گاری کی ضرورت ہوتی ہے۔
- چاند کو کتوں کے بھونکنے کی کیا پرواہ ہے
- ضائع نہ کرو گے تو محتاج نہ ہو گے
- جس چیز کی ہم کو آرزو ہوتی ہے ہم اس کے سننے کے مشتاق ہوتے ہیں۔
- چار آنکھیں دو آنکھوں کی نسبت زیادہ دیکھتی ہیں
- دوست بہت قریب کے رشتہ دار ہیں۔
- ایک کتے کو بُرا نام دے کر اس کو پھانسی دے دو۔
- ابتدا اچھی ہو تو خوب ہے مگر انتہا اچھی اور بھی خوب ہے۔
- اچھی باتوں پر خرچ تو کچھ نہیں ہوتا مگر یہ ہوتی بڑی قیمتی ہیں۔
- خوبصورت وہ ہے جو خوبصورت کام کرے
- وہ بالو کی رسی بناتا ہے۔
- وہ دونوں طرف سے اپنی بتی روشن کرتا ہے
- لوگ اپنی غرض کے لئے اندھے ہوتے ہیں۔
- جس کے پاس زیادہ ہوتا ہے اس کو اور بھی زیادہ کی خواہش ہوتی ہے۔
- اگر کسی کام کرنے کی جرأت نہ کی جائے تو کچھ نہیں ملتا۔
- بوڑھے پرندے بھوسے پر نہیں پکڑے جاتے۔
- بوڑھے کتے بلا وجہ نہیں بھونکتے۔
- ایک جھوٹ سے بہت جھوٹ لازم آتے ہیں۔
- کل کے دو سے آج کا ایک بھلا ہے۔
- قرض سے بچا تو خطرہ سے نجات پائی۔
- جو لوگ شیشہ کے گھر میں رہتے ہیں اُن کو اوروں پر پتھر نہیں پھینکنے چاہیئے۔

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــ نون۔ سین

رابرٹ میکسویل

گذشتہ دنوں رابرٹ میکسویل کے متعلق بہت کچھ لکھا گیا۔ یہ دنیا کی تقریباً سب سے بڑی اشاعتی تنظیم کا مالک تھا۔ اور نہ صرف اس کی کمپنیاں اور اس کے اخبارات زیادہ دولت کے مالک تھے۔ بلکہ اس نے خود بھی اپنے لئے بہت بڑی دولت کی سلطنت تیار کر لی تھی لیکن انجام کار اس نے خودکشی کر لی۔ اور لوگ آج تک نہیں جان سکے کہ اس نے خودکشی کیوں کی۔ یہ شخص چیکوسلواکیہ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوا تھا۔ اور شروع میں اس کا نام ابراہام LAKTI HOCH رکھا گیا تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا نام لڈوک LUDVIK HOCH رکھا گیا تھا۔ بہرحال اس کے بچپن کے متعلق بہت کم معلومات حاصل ہیں۔ اپنے والدین کے سات بچوں میں سے ایک یہ تھا اور ہمیشہ اس خیال کا اظہار کرتا تھا کہ اس کی والدہ اس سے بہت پیار کرتی تھی۔ اس کے متعلق ایک یہ کہانی بھی مشہور ہوئی تھی کہ وہ ہنگری کے ایک محافظ کے سر پر ڈنڈا مار کر ۱۹۴۰ء میں فرار ہو گیا تھا۔ وہ برطانیہ پہنچا۔ برطانوی فوج میں اس نے ملازمت کی اور ۱۹۴۵ء میں اسے ملٹری کراس ملا۔ اس نے ایک فرنچ خاتون سے شادی کی اور بعد میں اکثر کہا کرتا تھا کہ اس نے ۴۰ سال اپنی بیوی کے ساتھ نہایت باوقار زندگی گذاری ہے اس کے چار بیٹے تھے اور پانچ بیٹیاں۔ شروع شروع میں اس کا خیال یہ تھا کہ اگر ممکن ہو تو وہ برطانیہ کا وزیراعظم بن جائے۔ ایسا تو ممکن نہ ہو سکا لیکن وہ لیبر پارٹی میں رکن اسمبلی منتخب ہو گیا اور ۱۹۶۴ء سے ۱۹۷۰ء تک وہ پارلیمنٹ کا ممبر رہا۔ ہاؤس آف کامنز میں اس کا کردار لوگوں کو بڑا پریشان کرنے والا تھا۔ اس کی تمام سیاست اس بات کے گرد گھومتی تھی کہ جہاں سے بھی ہو نفع اکٹھا کرنا چاہئے کہتے ہیں کہ اس کی موت کی ایک وجہ شاید یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس نے دولت اتنی اکٹھی کر لی تھی کہ وہ اسے سنبھال نہیں سکتا تھا۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ وہ دولت اکٹھی کرنے میں ماہر تھا اور اس میں سے اپنا ذاتی حصہ بنا لینے کے لئے وہ ہر قسم کے فریب سے کام لے سکتا تھا۔ برطانیہ میں مرر گروپ اخبارات بہت بڑی سرکولیشن رکھتے ہیں۔ وہ اس کی ملکیت تھے۔ ڈیلی مرر۔ سنڈے پیپلز، ڈیلی ریکارڈ، سنڈے مرر۔ سپورٹنگ لائف۔ یہ سارے اخبارات اس کی ملکیت تھے اور اس کے علاوہ اس نے اشاعتی ادارے بھی حاصل کئے۔ جن میں میکملن PERGAMON وغیرہ شامل ہیں۔ کہتے ہیں کہ صرف مرر گروپ کی مالیت ۲ کروڑ پاؤنڈ تھی۔ اس نے برٹش پرنٹنگ کارپوریشن، میکڈانلڈ اور اوخم کمپنیاں بھی خریدیں۔

اپنی زندگی کا آغاز تو اس نے نہایت غربت میں کیا تھا۔ لیکن جوں جوں اس کے پاس روپیہ آنا شروع ہوا اس نے بڑے اونچے خواب دیکھنے شروع کر دیئے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے وہ برطانیہ کا وزیراعظم بننا چاہتا تھا۔ اگرچہ اس میں تو اسے کامیابی نہ ہو سکی لیکن بہرحال پارلیمنٹ کا ممبر بن گیا۔ اس کے اخبار ڈیلی مرر کے ایک سابق ایڈیٹر GREENSLAE جو اس کا قریبی دوست بھی تھا نے اسکی زندگی کے متعلق ایک کتاب شائع کی ہے ”میکسول فال“ میکسویل کا زوال۔

کہتے ہیں کہ میکسول ایک سخت مزاج کا شخص تھا۔ اپنے بچوں کو بھی بدنی سزا دیا کرتا تھا اور ان سزاؤں کا ذکر پڑھتے ہوئے انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو شخص بھی اس کے متعلق بات کرتا ہے اس کی بات میں اس کے کسی نرم پہلو کا ذکر نہیں ہوتا۔ برطانیہ کے ایک سابق وزیراعظم ہیرلڈ ولسن نے اس کے متعلق کہا تھا کہ یہ شخص جھوٹا ہے اور فریبی۔ اور یہ دونوں باتیں ایسی ہیں جن کے میرے پاس ثبوت موجود ہیں۔ ایک اور یونین لیڈر نے اس کے متعلق کہا تھا کہ یہ شخص سب سے بڑا دغا باز ہے۔ رائے گرینز لیڈ نے اپنے تعلق اور دوستی کی بناء پر بہت سی ایسی باتیں بھی بیان کی ہیں جن کو وہی جان سکتا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ وہ ٹیلیفون پر باتیں کرتے کرتے اونگھنے لگتا تھا۔ اس کی توجہ قائم نہیں رہتی تھی اور اگرچہ وہ یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ وہ بڑا دانشمند آدمی ہے لیکن اس کی کسی بات سے یہ بات ظاہر نہیں ہوتی تھی۔ اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھتا تھا اور اسی لئے وہ دولت زیادہ سے زیادہ اکٹھا کرنے کے جنون میں مبتلا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ ملکہ برطانیہ کے ہم پلہ ہے۔ اسی طرح وہ دنیا کے دیگر بڑے بڑے لوگوں کے ساتھ دوستانہ رکھنا چاہتا تھا تاکہ لوگ سمجھیں کہ وہ واقعی بہت بڑا آدمی ہے۔ اتنی ڈھیروں ڈھیر دولت اکٹھی کرنے کے بعد اس کا خودکشی کر لینا اس بات کی بین دلیل ہے کہ دولت کا جنون کسی کو سکون عطا نہیں کر سکتا۔

انسدادِ منشیات

وزیرِ انسداد منشیات رانا چندر سنگھ نے گذشتہ اتوار کے روز اسلام آباد میں کہا کہ حکومت نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ منشیات کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے جہاد کیا جائے گا۔ اور نہ صرف اپنے ملک سے بلکہ اپنے سارے علاقے سے منشیات کو ختم کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ فیصلہ تو کر لیا ہے لیکن ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم وسائل کی کمی کے باوجود اس سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ آپ اقتصادی تعاون تنظیم کی پہلی سہ روزہ میٹنگ کا افتتاح کر رہے تھے۔ اس کی یہ کمیٹی جو منشیات پر کنٹرول کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ اس کے زیرِ اہتمام یہ سہ روزہ میٹنگ بلائی گئی تھی۔ وہ میٹنگ اقتصادی تعاون تنظیم کی رکن ریاستوں اور اسکے سیکرٹریٹ جنہیں ڈپٹی سیکرٹری جنرل بھی شامل ہیں شرکت کر رہے تھے۔ مقصد یہ تھا کہ منشیات کا ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا روکا جائے اور اس طرح اس لعنت کا خاتمہ کیا جائے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ منشیات کی لعنت نے برسرِ اقتدار لوگوں کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ اور ریاستوں کی حفاظت بھی خطرے میں ہے۔ کیونکہ اس سے اقتصادی، سماجی، سیاسی اور ثقافتی نقصانات ہوتے ہیں۔ جنوب مغربی ایشیا اور وسطی ایشیا کے علاقے منشیات کی تجارت کے جو سنڈیکیٹ بنے ہوئے ہیں۔ ان سے خاصے خطرے میں ہیں۔ منشیات کے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانیوالوں نے اب اپنے راستے تبدیل کر لئے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ اب پہلے سے بھی زیادہ راستے نکل آئیں گے۔ حکومت پاکستان نے اس سلسلے میں ابتدا کرتے ہوئے مختلف ریاستوں کے آپس میں اتحاد کی تجویز کی پیش کش جس کا مقصد یہ ہے کہ سب مل جل کر اس خطرے کا مقابلہ کریں۔

اس میٹنگ کے آغاز میں نذیر احمد ملک جو پاکستان نارکوٹک کنٹرول بورڈ کے چیئرمین ہیں نے اپنے استقبالیہ خطبے میں کہا کہ اس وقت پاکستان میں چھوٹے بڑے جو منشیات کی لت میں ملوث ہیں پچیس لاکھ کے قریب ہیں۔ جبکہ ۱۹۸۸ء میں ساڑھے بائیس لاکھ تھے۔ وہ لوگ جو ہیروئن استعمال کرتے ہیں ان کی تعداد دس لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہو گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ایسا الجھا ہوا مسئلہ ہے کہ کوئی ایک ملک تن تنہا اس کے متعلق ضروری اقدامات کر کے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سب اپنے وسائل کو اکٹھا کریں اور اس لعنت کے خلاف ہر ممکن کوشش کریں۔

کویت میں نوکری

کویت میں پاکستان کے سفیر کرامت اللہ خان غوری نے بتایا ہے کہ خلیج کی جنگ کے آغاز سے پہلے جو پاکستانی کویت میں کام کرتے تھے اور جنہیں جنگ کی وجہ سے کویت چھوڑنا پڑا تھا ان کی اکثریت کو دوبارہ ملازمت دلوا دی گئی ہے سفیر موصوف نے مزید کہا کہ اگرچہ سب کے متعلق تو معلوم نہیں کیا جا سکا کہ وہ کہاں ہیں اور واپس آنا چاہتے ہیں یا نہیں لیکن بہرحال ہم مزید افرادی قوت کو تلاش کر رہے ہیں اور کویت کی آبادی کے متعلق جو تجزیے پیش کئے جا رہے ہیں ان کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ پاکستانیوں کو ملازمت دلانے کی کوشش کی جائے گی۔ خاص طور پر ایسے محکموں میں جہاں پہلے پاکستانی کام کرتے تھے انہوں نے کہا کہ جب تعمیراتی کام شروع ہوں گے تو پاکستان سے ضرور افرادی قوت کی ضرورت پیش آئے گی۔

وزارت پبلک ورکس نے اس سلسلے میں پاکستان کے کارکنوں کا خصوصی طور پر ذکر کیا ہے۔ مسٹر غوری نے بتایا کہ اب تک ۲۵ ہزار پاکستانی سفارت خانے میں رجسٹر ہو چکے ہیں۔ سفیر موصوف نے اس بات کی وضاحت کی کہ وہ رقوم جو رجسٹریشن کی وجہ سے حاصل ہوں گی اور ایسی ہی بعض دیگر رقوم وہ مزید افراد کو ملازمت دلانے کے لئے استعمال کی جائیں گی۔ یہ بھی دیکھا جائے گا کہ کون سے لوگ ملازمت کے زیادہ حق دار ہیں اور جن لوگوں کو امداد کی ضرورت محسوس ہو گی انہیں امداد بھی مہیا کی جائے گی۔ کہا جاتا ہے کہ سفارت خانے میں فارموں کی آمد اور کمیونٹی فنڈ میں پچاس ہزار کویتی ڈالر جمع ہو چکے ہیں یہ وہ رقم ہے جو امداد کے طور پر استعمال کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ سفارت خانے کا ایک پروگرام یہ بھی ہے کہ وہ کویت میں پاکستانی ثقافتی مرکز قائم کرے۔ یہ ہال سماجی اور ثقافتی تقریبات کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ موجودہ وقت میں سفارت خانے کا زیر زمین کمرہ ایسی تقریبات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال

ایک چھوٹی سی بات

گذشتہ روز میں ریلوے پھاٹک کے نزدیک اقصیٰ روڈ پر کسی کام کی غرض سے کھڑا تھا کہ ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ حال احوال دریافت کرنے کے بعد وہ میرے ساتھ موجودہ ماحول کے متعلق گفتگو کرنے لگے۔ جب وہ بزرگ میرے ساتھ اس موضوع پر گفتگو کر رہے تھے تو انہوں نے میری توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ ایک بھائی کو اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ بڑی خندہ پیشانی۔ محبت۔ پیار اور خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنا چاہیئے ہاں ان باتوں پر عمل کرتے ہوئے اگر وہ اپنے بھائی کی کسی غلطی پر صبر و تحمل کا بھی مظاہرہ کرے تو یہ بات سونے پر سہاگہ ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات ہر احمدی کو مدنظر رکھنی چاہیئے خواہ وہ کسی پیشے سے منسلک ہو اور کوئی کاروبار کرتا ہو۔ اگر کوئی احمدی سبزی فروخت کرنے کا دھندہ کرتا ہے یا کوئی کریانہ کی دکان کرتا ہے۔ یا قصاب ہے یا کتب فروش ہے یا کوئی حجام ہے یا کسی دفتر میں کام کرتا ہے اسے ہر ایک ملنے والے کے ساتھ بڑی ہمدردی اور خوش خلقی سے پیش آنا چاہیئے۔ دوران گفتگو اس بزرگ نے یہ محاورہ بولا کہ "زبان شیریں ملک گیریں" وہ بزرگ تو چند منٹ کھڑے یہ گفتگو کرنے کے بعد اپنی راہ چل دیئے مگر میں وہیں کھڑا اس محاورے کے مطلب پر غور کرنے لگا کہ کیا واقعی یہ بات درست ہے کاش ہم میں سے ہر ایک اس چھوٹی سی مگر نہایت اہم بات پر عمل کرنے کی کماحقہ کوشش کرے۔ کیونکہ اس میں کامیابی کا ایک نہایت ہی عمدہ گر اور اصول بیان ہوا ہے وہ یہ کہ کامیابی حاصل کرنے کے لئے زبان کا شیریں ہونا بہت ضروری ہے۔ مثال کے طور پر ایک دکاندار یا ایک پیشہ ور یا کوئی افسر اور کلرک کسی حاجت مند یا گاہک کے ساتھ ترش روئی اور تلخ کلامی سے پیش آتا ہے تو لازماً اس کا یہ نتیجہ نکلے گا کہ آئندہ کے لئے وہ گاہک یا ضرورتمند کسی ایسے بھائی کے پاس جائے گا یا اس بھائی سے سودا خریدے گا جو دیانتدار ہو اور خوش اخلاق بھی ہو۔ وہ پہلے کے قریب بھی نہیں جائے گا۔ بلکہ نہ اس سے سودا خریدے گا اور نہ ہی اس کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات رکھنا پسند کرے گا۔ مجھے اس ضمن میں درج ذیل واقعہ یاد آگیا جو چند روز قبل میرے ساتھ پیش آیا۔ ہوا یہ کہ میں ایک دکاندار کے پاس کچھ اشیاء خریدنے کے لئے گیا۔ جب میں چیزیں خرید چکا تو ریزگاری پاس نہ ہونے کی وجہ سے میں نے اسے سو روپے کا نوٹ دیا۔ چونکہ میرا سودا دکاندار کی توقع اور امید کے مطابق نہ تھا یا کچھ کم تھا لہٰذا دکاندار سو کے نوٹ کو دیکھتے ہی بولا کہ ہم ایسے گاہک کو سودا دیا ہی نہیں کرتے جو سودا تو کم خریدے اور سو کا نوٹ دے۔ یہ فقرہ اس نے بڑے ہی فخر اور تکبر کے رنگ میں کہا تھا لہٰذا جونہی اس نے یہ فقرہ کہا میں اس کے چہرے کو دیکھنے لگا اور تاثرات پڑھنے کی کوشش کرنے لگا۔ دیکھا تو واقعی اس کے چہرے پر کچھ ناپسندیدگی اور ناگواری کے اثرات نمایاں تھے۔ خاکسار جواباً بالکل خاموش رہا۔ خیر میں اس سے بقایا پیسے اور سودا لے کر گھر کو چل دیا۔ اس وقت میری کیفیت اور حالت یہ تھی کہ سارا راستہ اس سوچ میں مستغرق رہا کہ کاش میں ایسے دکاندار کے پاس نہ جاتا اور جو خفت اٹھانا پڑی ہے وہ نہ اٹھاتا۔ مختصراً مجھے دکاندار کے کردار اور گفتار کا تو پتہ چل گیا کہ اس قسم کا رویہ اپنے گاہکوں کے ساتھ کرتا ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ کیا مجھے ہی اس قسم کے دکاندار سے واسطہ پڑا ہے۔ نہیں۔ صرف مجھے نہیں واسطہ پڑا۔ میرے خیال میں میرے اور بھائی بھی اس قسم کے واقعات سے دوچار ہوتے ہونگے۔ سوچنے اور غور کرنے کی بات ہے کہ کیا اس طرح کے سلوک اور رویہ سے ہم نیک نامی حاصل کرتے ہیں یا اس کے برعکس شہرت حاصل کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ پس معاشرہ کو صحیح خطوط پر چلانے کے لئے ہم سب کا خوش اخلاق اور خوش گفتار ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ ہمارے پیارے امام ہم سے یہی توقع اور امید رکھتے ہیں کہ ہر احمدی بہترین نمونہ اپنے کردار اور گفتار میں پیش کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس چھوٹی سی بات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

صادقہ شمس

جہیز

آج ہم کسی بھی شادی پر چلے جائیں۔ وہ شادی امیر لڑکی کی ہو یا غریب لڑکی کی جہیز اچھا خاصا ضرور ہوتا ہے۔ اور ہمارے ہاں تو جہیز کے بغیر شادی کا تصور بھی نہیں کیا جاتا آخر یہ جہیز ہے کیا چیز! بنیادی طور پر تو جہیز وہ چیزیں ہیں جو ماں باپ رخصتی کے وقت اپنی بیٹی کو حسبِ توفیق اور خوشی سے دیتے ہیں۔ اور یہ ماں باپ کی طرف سے بیٹی کے لئے ایک تحفہ ہے لیکن اس کی موجودہ صورت حال نہایت خراب ہے لوگوں نے جہیز کو رسم اور فیشن بنالیا ہے نمائش اور دکھاوے کی نذر کر دیا ہے اس رسم اور دکھاوے نے بہت سے گھروں کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ بہت سی معصوم لڑکیوں کی آرزوؤں کا گلا گھونٹ دیا ہے۔ بیٹی جو اللہ کی رحمت ہوتی ہے آج کل زحمت بن گئی ہے۔ اکثر لوگ بیٹی کی پیدائش پر خوش نہیں ہوتے اور بعض لوگ تو بیٹی کے پیدا ہوتے ہی اس کے لئے جہیز جمع کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ لوگ رشتہ وہاں کرتے ہیں جہاں سے انہیں ڈھیروں کے حساب سے جہیز ملنے کی توقع ہو۔ شادی سے پہلے باقاعدہ طور پر لسٹیں تیار کر کے لڑکی والوں کو دی جاتی ہیں جن میں سرِفہرست تو یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ لڑکی کے نام مکان یا پلاٹ ہونا چاہیئے اس کے علاوہ رنگین ٹی وی وی سی آر اور دنیا جہان کی چیزیں جہیز میں شامل ہونی چاہئیں۔ امیر لوگ تو یہ فرمائش پوری کر دیتے ہیں لیکن بے چارے غریب لوگ کڑھتے رہتے ہیں۔ دوسری طرف جب غریب لڑکیاں امیر لڑکیوں کو اتنا جہیز ملتے دیکھتی ہیں تو دل ہی دل میں حسد کی آگ میں جلتی رہتی ہیں۔

پہلے زمانے میں لوگ لڑکی کی شرافت اور سلیقہ دیکھ کر رشتہ کیا کرتے تھے لیکن آج کل لڑکی کے باپ کی حیثیت دیکھ کر رشتہ کیا جاتا ہے۔

جہیز کی وجہ سے منگنیاں تو کیا نکاح تک ختم ہو جاتے ہیں۔ کئی منگنیاں تو اس وجہ سے ٹوٹ جاتی ہیں کہ لڑکے والوں کو ایسا رشتہ مل گیا ہے جس میں زیادہ جہیز کی توقع ہے اور کئی نکاح محض اس بات پر ختم ہو جاتے ہیں کہ لڑکی والوں نے مکان یا پلاٹ دینے کا وعدہ کیا تھا اور اب تک نہیں دیا۔

ہمارے ہمسایہ ملک بھارت کی ہی مثال لے لیں۔ جہاں کئی بے گناہ لڑکیوں کو محض اس وجہ سے زندہ جلا دیا گیا کہ وہ ان کی توقع کے مطابق جہیز نہیں لا سکیں یہ ظلم کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے۔ انسان ساری دنیا سے افضل ہے لیکن یہ سب دیکھ کر تو یوں لگتا ہے کہ انسان افضل نہیں بلکہ یہ مادی اشیاء زیادہ افضل ہیں

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جن گھروں میں بہوئیں زیادہ جہیز لائیں وہاں سکون چین رخصت ہو جاتا ہے کیونکہ بہو یہ سمجھتی ہے کہ میں جو بھی کروں مجھے کچھ نہیں کہا جائے گا۔ آخر میں نے جہیز سے گھر بھر دیا ہے۔ اس طرح گھر میں آئے دن دنگا فساد ہوتا رہتا ہے اور گھر جنت کی بجائے جہنم بن جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، ایک دفعہ مجھے معلوم ہوا کہ ساس اور بہو کا سخت جھگڑا ہو گیا ہے۔ جب وجہ معلوم کی تو پتہ چلا کہ ساس کے کچھ مہمان آئے ہوئے تھے اس نے بہو کے جہیز کے گلاسوں میں انہیں پانی دینا چاہا تو بہو نے گلاس چھین لئے اور کہا کہ "اے تیرے پتر دی کمائی دے نئیں میرے داج دے نے" یعنی کہ (یہ تمہارے بیٹے کی کمائی کے نہیں بلکہ میرے جہیز کے ہیں) دوسرے دن جب بہو دودھ لینے لگی تو ساس نے دودھ کا برتن چھین لیا اور کہا کہ "جا اپنے داج دیاں لوریاں دا دودھ پی" یعنی کہ (جاؤ اپنے جہیز کی بھینسوں کا دودھ پیو) اب آپ ہی بتائیے کہ ایسے جہیز کا کیا فائدہ جو گھر کو سامان سے تو بھر دے لیکن سکون کی دولت سے خالی کر دے۔

جہیز کا مطالبہ صرف لڑکے والوں کی طرف سے نہیں کیا جاتا بلکہ امیر لوگ اپنی امارت ظاہر کرنے اور واہ واہ کروانے کے لئے اپنی بیٹیوں کو بہت سا جہیز دیتے ہیں۔ اور جب ان سے پوچھا جائے کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا تو کہتے ہیں کہ اگر ہم جہیز نہ دیتے تو ہماری ناک کٹ جاتی لوگ کیا کہتے کہ اتنے امیر ہو کر بھی بیٹی کو جہیز نہیں دیا۔ لیکن لوگ تو کسی سے بھی خوش نہیں ہوتے میرے والد صاحب ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ نے اپنی بیٹی کو جہیز میں دنیا کی ہر چیز دی اور ساتھ میں کدو

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد خان صاحب۔ دل کے عارضے شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم نعمت اللہ صاحب چک نمبر ۸۹ ج ب رتن سیکرٹری مال کے پاؤں پر کتے نے کاٹا تھا زخم کی وجہ سے چلنا پھرنا بہت زیادہ مشکل ہو گیا ہے

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: عزیزم طاہر احمد ابن مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب آف ماڈل کالونی کراچی مورخہ ۲۸ اگست ۹۲ء کو سمندر میں ڈوبنے سے وفات پا گیا۔ عزیزم طاہر احمد کی عمر ۱۵ سال تھی اور میٹرک کا امتحان پاس کر چکا تھا۔ عزیزم مکرم و محترم سید عبداللہ شاہ صاحب کا نواسہ تھا۔ جنازہ ۲۹ اگست کو ربوہ لایا گیا اور ۳۰ اگست بعد فجر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ بعد ازاں قبرستان نمبر ۱ میں تدفین عمل میں آئی۔ مکرم مولانا صاحب موصوف نے قبر تیار ہونے پر دعا کرائی۔

○ چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:

میری اہلیہ کی حقیقی پھوپھی محترمہ رفیق بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالخالق صاحب بریڈفورڈ انگلستان کچھ عرصہ علیل رہنے کے بعد یکم ستمبر ۹۲ء کو ۵۹ سال کی عمر میں اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مکرم مولینا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے ۳ ستمبر بروز جمعرات بیت الحمد بریڈفورڈ میں جنازہ پڑھایا جس میں ملک بھر سے آئے ہوئے احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ اسکے بعد میت پاکستان لائی گئی۔ چنانچہ جمعہ ۴ ستمبر کو مغرب کے بعد احاطہ بیت المبارک میں مولینا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام قطعہ نمبر ۱ میں تدفین مکمل ہونے پر خاکسار نے دعا کرائی۔

احباب ان سب کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان گمشدگی پاسپورٹ

○ خاکسار کا پاسپورٹ نمبر ۹۹۳۱۸۱ ربوہ شہر میں گم ہو گیا ہے۔ براہ کرم جس صاحب کو یہ پاسپورٹ مل جائے یا ملا ہو۔ دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

لاہور کالج برائے خواتین لاہور میں داخلہ

○ کالج ہذا میں ایم اے، ایم ایس سی سال اول میں مندرجہ ذیل مضامین میں داخلہ کیلئے مطبوعہ فارم پر درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۹ ستمبر ۱۹۹۲ء مقرر ہوئی ہے۔

۱۔ فزکس ۲۔ فائن آرٹس ۳۔ اردو
۴۔ نفسیات ۵۔ انگریزی ۶۔ اسلامیات
۷۔ معاشیات ۸۔ سیاسیات

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ یکم ستمبر ۹۲ء ملاحظہ فرما دیں۔

(ناظر تعلیم)

اعلان دارالقضاء

(نذیر احمد صاحب بابت ترکہ محمد عبداللہ صاحب)

○ مکرم نذیر احمد صاحب ساکن مکان نمبر ۵/۵ دارالیمن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد عبداللہ صاحب ولد کرم دین صاحب بفضلہ الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا ایک پلاٹ نمبر ۵/۵ برقبہ دس مرلے محلہ دارالیمن ربوہ میں واقع ہے۔ ہماری والدہ بھی وفات پا چکی ہیں۔ یہ پلاٹ میرے اور میرے بھائی مبشر احمد صاحب کے نام منتقل کیا جائے۔ ہماری بہنوں کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:

۱۔	محترم مبشر احمد صاحب	بیٹا
۲۔	نذیر احمد صاحب	،،
۳۔	محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ	بیٹی
۴۔	عائشہ صدیقہ صاحبہ	،،
۵۔	ثریا بیگم صاحبہ	،،

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

محلوں میں رہنے والے بچے ہیں۔ اور خدام کے باپ یا چچا انصار ہیں۔ پس خدام الاحمدیہ کو بھی اپنے کاموں کا جائزہ لینا چاہیئے اور ان نقائص کو دور کرنا چاہیئے جن کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اعتراض پیدا ہوتا ہے اور انصار کو بھی خدام کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

○ مشق کامل کر دیتی ہے۔
○ علاج کی نسبت حفظ ماتقدم بہتر ہے
○ غرور ضرور گرے گا۔
○ راستی سے کسی کو ضرر نہیں پہنچتا۔
○ خود ستائی کوئی تعریف نہیں۔
○ پایاب پانی زیادہ شور کرتا ہے۔
○ جو جلدی پکتا ہے وہ جلدی سڑ جاتا ہے۔
○ سست آدمیوں کو بالکل فرصت نہیں ملتی۔
○ اگر کسی کا نام نکل گیا ہے تو وہ خود خواہ بستر پر جا کر پڑ رہے (پھر بھی مشہور ہی رہیگا)
○ اگر صلاح اچھی ہے تو کچھ مضائقہ نہیں خواہ کوئی دے۔
○ اگر آسمان گر پڑے تو ہم ابابیں پکڑ لینگے
○ اگر آرزوئیں گھوڑے ہوتیں تو بھکاری ان پر سوار ہو کر پھرتے۔
○ جہالت گستاخی کی ماں ہے
○ برا کام کرنے والے برا ہی سوچنے والے ہوتے ہیں۔
○ برے طور پر کمایا ہوا برے طور پر خرچ کیا جاتا ہے۔
○ ناکارہ گھاس خوب جلدی پھیلتا ہے۔
○ تکلیفیں برداشت کرنے کی نسبت ان کا انتقام لینے پر بہت خرچ کرنا پڑتا ہے
○ مکان تعمیر کرنے کی نسبت اس کا گرا دینا سہل ہے۔
○ تلافی کرنے میں کبھی نہ خیال کرو کہ اب دیر ہو گئی ہے
○ علم بڑی طاقت ہے۔
○ گذری ہوئی باتوں کو جانے ہی دو۔
○ دروغ گوئی قرض کی پیٹھ پر سوار ہوتی ہے
○ انسان تجویز کرتا ہے خدا ملتوی کر دیتا ہے۔
○ ہر ایک گدھا اپنی ہی ہینق سنکر خوش ہوا کرتا ہے
○ ہر ایک پرند اپنے پروں سے شناخت کیا جاتا ہے۔
○ ہر ایک کتا اپنے دروازے پر شیر ہوتا ہے۔
○ ہر ایک روشنی کے ہمراہ تاریکی بھی ہوتی ہے
○ ہر ایک روشنی آفتاب نہیں ہوتی ہے۔
○ ہر ایک آدمی کا کمزور پہلو بھی ہوتا ہے۔
○ ہر ایک شخص اپنی ہی بطخ کو راج ہنس سمجھتا ہے۔
○ ہر ایک مفلس آدمی احمق شمار ہوتا ہے۔
○ جہاں محبت پتلی ہو عیب موٹے نظر آتے ہیں۔
○ ایک ایک پر اکھاڑنے سے بطخ کے تمام پر اکھڑ سکتے ہیں۔
○ جو پہلے آوے اسکی پہلے خدمت کی جاوے۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

کی ہونے کی ایک بیل بھی سجاوٹ کے طور پر دی لوگوں نے جہیز دیکھا اور کہنے لگے اونہوا تنا بڑا بادشاہ ہے کیا تھا جو بیل کے ساتھ ایک کدو بھی لگا دیتا۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ہم دنیا کو کبھی خوش نہیں کر سکتے کیونکہ لوگ ہر بات میں کوئی نہ کوئی نقص نکال ہی لیتے ہیں اور ہمیں دنیا کو نہیں بلکہ اللہ کو خوش کرنا ہے اور ایسے کام کرنے ہیں جن سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہو۔

بعض لڑکے امیر لڑکیوں سے شادی کر کے راتوں رات امیر بننے کے خواب دیکھتے ہیں یہ نہایت غلط بات ہے لڑکوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے قوت بازو پر بھروسہ کریں اور نہ صرف خود جہیز لینے سے انکار کریں بلکہ دوسروں کو بھی جہیز لینے سے منع کریں۔ اس طرح اس بد رسم کا خاتمہ ہو سکتا ہے اور معاشرے میں امن و سکون پیدا ہو سکتا ہے۔

کاش کوئی ساس شادی سے پہلے اپنی بہو سے یہ کہے کہ بیٹی "تم ہمارے گھر میں خلوص، محبت، وفا، نیکی اور سلیقے کا جہیز لے کر آنا کیونکہ اس جہیز کے اثمار شیریں سات پشتوں تک کام آئیں گے مادی اشیاء تو بہت جلد ختم ہو جانے والی ہیں۔ مادی اشیاء تو چوری بھی ہو سکتی ہیں انہیں اور طریقے سے نقصان بھی پہنچ سکتا ہے لیکن خلوص وفا، محبت، ایمان اور سلیقہ ایسی چیزیں ہیں جنہیں کوئی نہیں چرا سکتا کوئی خراب نہیں کر سکتا اور یہ ایسا جہیز ہے جس کی بدولت گھر جنت کا نمونہ بن سکتا ہے آئندہ آنے والی نسلیں سنور سکتی ہیں اور یہ جہیز کسی کے لئے بھی بہتر مستقبل کی ضمانت ہے۔ کاش کہ ہر انسان اس بات کو سمجھ لے اور سوچے کہ یہاں یہی اصل جہیز ہے۔

آیئے ہم سب عہد کریں کہ ہمیں اس رسم غلیظ اور دکھاوے کو ختم کرنا ہے اور معاشرے میں امن و سکون پیدا کرنا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۹ ستمبر۔ دو دن کی بارش کے بعد آج صبح دھوپ نکلی لیکن بادلوں کی وجہ سے جلد سورج چھپ گیا۔ درجہ حرارت گر گیا ہے۔ دوبارہ بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

○ قومی اسمبلی میں اس وقت ایک بار پھر ہنگامہ اور تکرار ہو گئی جب پی ڈی اے کے سندھ سے تعلق رکھنے والے سید خورشید شاہ نے کہا کہ سندھ میں صرف ایک شخص کی حکومت ہے جس کی نہ کوئی پارٹی ہے اور نہ خود اس کا کسی پارٹی سے تعلق ہے۔ اس پر وزیر قانون اور پی ڈی اے کے اراکین نے زور زور سے بولنا شروع کر دیا۔ سپیکر نے مشکل تمام صورت حال پر قابو پایا۔

○ پنجاب اسمبلی نے اسمبلیوں میں خواتین کی نشستیں بحال کرنے کی حمایت میں قرارداد منظور کر لی ہے۔

○ سارک کے اپوزیشن لیڈروں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی طرف سے بلائی جانے والی کانفرنس کے موقع پر کراچی پریس کلب میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سارک ممالک میں عوام دشمن حکومتوں نے تشدد سے جمہوریت کو نقصان پہنچایا ہے۔ سابق بھارتی وزیراعظم مسٹر وی پی سنگھ نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سارک ممالک اپنے وسائل عوام کی خوشحالی کے لئے صرف کریں۔

○ تاجکستان کے ایک فوجی افسر نے الزام لگایا ہے کہ افغانستان میں تاجکستان کے بنیاد پرست مسلمانوں کو فوجی تربیت دی جاتی ہے۔

○ وفاقی وزیر تعلیم نے خواندگی کے عالمی دن پر خطاب کرتے ہوئے بتایا ہے کہ تعلیم کے میدان میں پاکستان دنیا کے ۱۱۹ ممالک سے پیچھے ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ۲۰۰۰ء تک ملک میں خواندگی کی شرح ۷۰ فیصد کرنے کا ہدف پورا کر لیا جائے گا۔

○ اسرائیل نے شام کو عبوری سمجھوتے کی پیشکش کر دی ہے۔ اسرائیل نے کہا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی قرارداد کو تسلیم کرتا ہے کہ امن کے بدلے میں ہمسایہ عرب ملکوں کے مقبوضہ علاقے خالی کر دے۔ وہ یروشلم میں بذریعہ سیٹلائٹ امریکہ میں یہودیوں کے ایک کنونشن سے خطاب کر رہے تھے۔

○ پنجاب بھر میں زبردست بارشوں کی لپیٹ میں آکر کئی شہروں میں نظام زندگی معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ ملتان میں بیسیوں مکانات گر گئے ایک بچہ جاں بحق۔ شہر میں سات سات فٹ پانی کھڑا ہے۔ کئی مساجد کے شہید ہونے کا خطرہ۔ لوگوں نے اذانیں دینا شروع کر دیں۔ سیالکوٹ میں گذشتہ دو روز میں ۱۹۰ ملی میٹر بارش ہوئی متعدد آبادیاں زیر آب آگئیں نالہ بھیڈ نالہ پلکھو اور نالہ ایک میں طغیانی آگئی۔ ریلوے لائن زیر آب آنے سے ٹرینوں کی آمدورفت بند ہو گئی۔ کپاس دھان کی فصلوں کو نقصان پہنچا ہے۔

○ اسرائیل نے تازقستان کے قدرتی وسائل تک رسائی حاصل کر لی ہے۔ تازق صدر کے دورۂ اسرائیل میں دونوں ملکوں کے درمیان قریبی اقتصادی روابط قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اسرائیل تکنیکی صلاحیت فراہم کرے گا اور اس کے بدلے میں تازقستان کے قدرتی وسائل سے حصہ حاصل کرے گا۔ اسرائیل کو زیادہ فکر یہ ہے کہ تازقستان کہیں ایران کے ہاتھ ایٹمی ہتھیار نہ فروخت کر دے۔

○ ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی کی اہلیہ محترمہ ایران کی خاتون اول نے اپنے دورۂ پاکستان کے دوران کسی مخلوط تقریب میں شرکت نہیں کی۔ ان کے دوروں میں ہر جگہ ان کے لئے علیحدہ انتظام تھا۔ ان کے ساتھ عملے میں بھی کوئی پاکستانی مرد شامل نہیں تھا خواتین افسران ان کے ساتھ رہیں۔

○ صومالیہ میں نصف امدادی سامان راستے میں لوٹ لیا جاتا ہے جس کے پاس اسلحہ ہے وہ خوراک حاصل کرتا ہے امداد حاصل کرنے والی قطاروں میں بھوک کے معصوم بچے گر کر دم توڑ دیتے ہیں۔

○ ترکی کے صدر نے کہا ہے کہ صدام کی سرگرمیاں ترکی کے ٹکڑے کر دیں گی۔ عراقی حکومت علیحدگی پسند ترک کردوں کو تربیتی کیمپوں میں ہر قسم کی مدد فراہم کر رہی ہے۔

○ بین الاقوامی امن کی جدوجہد میں جاپان بھی اب سرگرم کردار ادا کرے گا کمبوڈیا کی تعمیر نو کے لئے تقریباً دو ہزار افراد پر مشتمل دستہ بھیجے گا۔

○ پاکستان کے دورہ پر آئے ہوئے ایرانی صدر جب لاہور پہنچے تو ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ انہوں نے فرقہ پرستی کی مذمت کی۔ اور کہا کہ شیعہ تنظیمیں اور سپاہ صحابہ اپنے مسائل منطق اور دلائل سے حل کریں۔ ایک دوسرے کے خلاف دہشت گردی اور ہنگاموں سے پرہیز کریں۔

○ انجمن سپاہ صحابہ کے مولانا اعظم طارق ایم این اے نے کہا ہے کہ مجھے پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت سے روکنے کے لئے غیر قانونی حراست میں رکھا گیا ہے۔ حالانکہ میں نے کہا تھا کہ ہم معزز مہمان کی توہین اور ملک کی بدنامی نہیں چاہتے۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ عراق کی تقسیم کا باعث بننے والے ہر اقدام کی مخالفت کریں گے۔

○ انجمن سپاہ صحابہ کے سربراہ ضیاء الرحمٰن فاروقی نے کہا ہے کہ جب تک خلفائے راشدین کے خلاف ایرانی لٹریچر کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ شیعہ سنی تنازعہ ختم نہیں ہو سکتا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے سارک ممالک میں اپوزیشن کا کردار مؤثر بنانے کے لئے ۵ نکاتی فارمولا پیش کر دیا یہ ضمانت ملنی چاہیئے کہ حکومت انتخابات میں ہیرا پھیری نہیں کرے گی۔ انتخابی عمل کو تحفظ دیا جائے۔ صدر کی غیر جانبداری کو یقینی بنایا جائے۔ وی پی سنگھ نے کہا کہ پیسے کی سیاست بند اور سیاسی سماجی معاشی اجارہ داری ختم ہونی چاہیئے بیگم حسینہ واجد نے کہا کہ پاکستان اور بنگلہ دیش میں اثاثوں کا تصفیہ کیا جائے۔ محصورین کی پاکستان واپسی کی جائے اور پاکستانی جیلوں میں بند بنگلہ دیشی عورتوں کے بارے میں غور کیا جائے۔

○ وزیر اعظم نے راولپنڈی سے پشاور تک موٹروے کی تعمیر کے ضمن میں بتایا ہے کہ پشاور موٹروے کی تعمیر کا ٹھیکہ کھلی نیلامی کے ذریعے دیا جائیگا۔

پتہ

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUIN TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷-۷۷۲۴۶۰۹